PROVENTION CONSORTIUM

ALNAP
LEARNING · ACCOUNTABILITY · PERFORMANCE IN HUMANITARIAN ACTION

جنوبی ایشیاء کا زلزلہ 2005ء

بحالی کی سابقہ کاروائیوں سے حاصل ہونے والا علم

یہ بریفنگ تباہی کے بعد بحالی کے پروگراموں سے حاصل کلیدی اسباق کا امتزاج پیش کرتی ہے۔ رپورٹ کے مقصود قارئین میں جنوبی ایشیاء کے زلزلہ کے بعد بحالی پروگرام میں شریک فیصلہ کرنے کے مجاز حکام اور بحالی پروگرام کے منتظمین شامل ہیں جو بحالی کی پالیسیوں اور حکمت عملی کے بارے میں کام کر رہے ہیں۔

یہ دو رپورٹوں کے سلسلہ کی دوسری کڑی ہے جسے اے ایل این اے پی (www.alnap.org) اور پروونشن کنسورشیم (www.proventionconsortium.org) نے تیار کیا ہے۔ اے ایل این اے پی کی ویب سائٹ پر موجود پہلی بریفنگ (www.alnap.org/lessons_earthquakes.htm) کی توجہ کا مرکز گزشتہ زلزلوں کے بعد بحالی کے کاموں سے سیکھنے پر تھا۔(1) زیر نظر دوسری بریفنگ مختصراً ہدف مقرر کرنے، شرکت، تخمینہ، پناہ اور رہائش، خطرہ میں کمی اور پالیسی کا احاطہ کرتی ہے اور ہر شعبہ میں بنیادی سبق سیکھنے اور مزید حوالوں کے لیے اہم دستاویزات کو نمایاں کرتی ہے۔ یہی رپورٹ اردو میں بھی پیش کی جارہی ہے۔ مختصراً اور ارتکاز کی ضرورت کے پیش نظر موجودہ رپورٹ میں تحفظ، جنسی تفریق اور ایل آر آر ڈی جیسے مسائل کو سرے سے شامل نہیں کیا گیا جن کا پہلی رپورٹ میں احاطہ کیا جاچکا تھا اور نہ ہی اس مقالہ میں بھارت اور پاکستان کے متاثرہ علاقوں میں مرتب کوائف کی تفصیل شامل ہے۔ تاہم ۱۵ صفحہ پر مفید ویب سائٹ کے عنوان کے تحت عمومی کوائف کے لیے کچھ حوالے مہیا کیے گئے ہیں۔

تعین ہدف

سبق ۔ غریب نواز حکمت عملی کی ضرورت

مان لیا کہ ضروریات کے تخمینہ سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کن گروپوں کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی لیکن خیال یہی ہے کہ یہ گروپ 20 فیصد غریب ترین گھرانوں پر مشتمل ہونگے جن میں عورتوں کی سربراہی والے گھرانوں کے امکان، بیوگان، یتیم بچے، جوان اور بوڑھے اور معذور اور بے زمین غرباء اور دھرنے باز شامل ہونگے۔(اقوام متحدہ 2005ء ادارہ خوراک وزراعت/محکمہ زراعت مظفر آباد 2005ء)

تباہ کاری کے فوری اثرات اگرچہ تمام تر سماجی گروپوں میں محسوس کئے جاتے ہیں۔ تاہم بحالی کے وقت محدود مسائل کی دستیابی اور کم تر مواقع کی وجہ سے غریب گھاٹے میں رہتے ہیں۔ چونکہ آفات کا غریبوں کی روزی روزگار پر تباہ کن اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا بحالی کے پروگرام غریب عورتوں اور مردوں کو سہارا دینے کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں اور انہیں عسرت میں گرنے سے روکتے ہیں۔ او ای ڈی (2005 x) نوٹ کرتا ہے۔ تباہی کے بعد پیدا ہونے والے مشکل حالات میں بھی غربت پر خصوصی توجہ مبذول کرنے اور منصوبہ کے حساس ڈیزائن کے ذریعہ غربت میں خاصی کمی کی جاسکتی ہے۔

تاہم سابقہ طور طریقہ نے دکھایا ہے کہ بحالی پروگرام اکثر غریب نواز نہیں ہوتا اور بحالی کے پروگراموں کی وجہ سے غربت کی امکانی کمی کا باضابطہ حساب کتاب بھی نہیں رکھا جاتا اور کچھ غریب لوگ تو سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں۔

☆ زلزلہ نے غریبوں کی زود پذیری کو بڑھا دیا ہے کیونکہ زلزلہ سے قبل 5 سالہ قحط سالی کے دوران آفات سے نبٹنے کے روایتی میکانزم ختم ہو چکے تھے۔

☆ غریب نواز حکمت عملی کی وکالت کے لیے بین الاقوامی اداروں کو خاص طور پر اہم کردار ادا کرنا ہے جو غربت اور زود پذیری کی تہہ میں کارفرما اسباب کو چیلنج کرے گی۔

1- بریفنگ کے دو بڑے ماخذ ALNAP کی انسانی ایکشن پر تبصرہ کی ڈیٹا بیس اور پروونشن کنسورشیم کی "تباہ کاری سے بحالی کے اسباق سے سیکھنا" ہیں جو پانچ بڑی آفات سماوی کے بعد بحالی سے سیکھے گئے اسباق پر تبصرہ ہے۔ دیگر مفید ماخذ اس سے متعلق انٹرنیٹ رابطے اس مقالہ کے آخر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

PROVENTION CONSORTIUM

ALNAP
LEARNING · ACCOUNTABILITY · PERFORMANCE IN HUMANITARIAN ACTION

جنوبی ایشیاء کا زلزلہ 2005ء

بحالی کی سابقہ کاروائیوں سے حاصل ہونے والا علم

یہ بریفنگ تباہی کے بعد بحالی کے پروگراموں سے حاصل کلیدی اسباق کا امتزاج پیش کرتی ہے۔ رپورٹ کے مقصود قارئین میں جنوبی ایشیاء کے زلزلہ کے بعد بحالی پروگرام میں شریک فیصلہ کرنے کے مجاز حکام اور بحالی پروگرام کے منتظمین شامل ہیں جو بحالی کی پالیسیوں اور حکمت عملی کے بارے میں کام کر رہے ہیں۔

یہ دو رپورٹوں کے سلسلہ کی دوسری کڑی ہے جسے اے ایل این اے پی (www.alnap.org) اور پروونشن کنسورشیم (www.proventionconsortium.org) نے تیار کیا ہے۔ اے ایل این اے پی کی ویب سائٹ پر موجود پہلی بریفنگ (www.alnap.org/lessons_earthquakes.htm) کی توجہ کا مرکز گزشتہ زلزلوں کے بعد بحالی کے کاموں سے سیکھنے پر تھا۔(1) زیر نظر دوسری بریفنگ مختصراً ہدف مقرر کرنے، شرکت، تخمینہ، پناہ اور رہائش، خطرہ میں کمی اور پالیسی کا احاطہ کرتی ہے اور ہر شعبہ میں بنیادی سبق سیکھنے اور مزید حوالوں کے لیے اہم دستاویزات کو نمایاں کرتی ہے۔ یہی رپورٹ اردو میں بھی پیش کی جا رہی ہے۔ مختصراً اور ارتکاز کی ضرورت کے پیش نظر موجودہ رپورٹ میں تحفظ، جنسی تفریق اور ایل آر آر ڈی جیسے مسائل کو سرے سے شامل نہیں کیا گیا جن کا پہلی رپورٹ میں احاطہ کیا جا چکا تھا اور نہ ہی اس مقالہ میں بھارت اور پاکستان کے متاثرہ علاقوں میں مرتب کوائف کی تفصیل شامل ہے۔ تاہم ۱۵ صفحہ پر مفید ویب سائٹ کے عنوان کے تحت عمومی کوائف کے لیے کچھ حوالے مہیا کیے گئے ہیں۔

تعین ہدف

سبق۔ غریب نواز حکمت عملی کی ضرورت

مان لیا کہ ضروریات کے تخمینہ سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کن گروپوں کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی لیکن خیال یہی ہے کہ یہ گروپ 20 فیصد غریب ترین گھرانوں پر مشتمل ہونگے جن میں عورتوں کی سربراہی والے گھرانوں کے امکان، بیوگان، یتیم بچے، جوان اور بوڑھے اور معذور اور بے زمین غرباء اور دھرنے باز شامل ہونگے۔(اقوام متحدہ 2005ء ادارہ خوراک وزراعت/محکمہ زراعت مظفر آباد 2005ء)

تباہ کاری کے فوری اثرات اگرچہ تمام تر سماجی گروپوں میں محسوس کئے جاتے ہیں۔ تاہم بحالی کے وقت محدود وسائل کی دستیابی اور کم تر مواقع کی وجہ سے غریب گھاٹے میں رہتے ہیں۔ چونکہ آفات کا غریبوں کی روزی روزگار پر تباہ کن اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا بحالی کے پروگرام غریب عورتوں اور مردوں کو سہارا دینے کی خصوصی صلاحیت رکھتے ہیں اور انہیں عسرت میں گرنے سے روکتے ہیں۔ اوای ڈی (x 2005) نوٹ کرتا ہے۔ تباہی کے بعد پیدا ہونے والے مشکل حالات میں بھی غربت پر خصوصی توجہ مبذول کرنے اور منصوبہ کے حساس ڈیزائن کے ذریعہ غربت میں خاصی کمی کی جا سکتی ہے۔

تاہم سابقہ طور طریقہ نے دکھایا ہے کہ بحالی پروگرام اکثر غریب نواز نہیں ہوتا اور بحالی کے پروگراموں کی وجہ سے غربت کی امکانی کمی کا باضابطہ حساب کتاب بھی نہیں رکھا جاتا اور کچھ غریب لوگ تو سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں۔

☆ زلزلہ نے غریبوں کی زود پزیری کو بڑھا دیا ہے کیونکہ زلزلہ سے قبل 5 سالہ قحط سالی کے دوران آفات سے نپٹنے کے روایتی میکانزم ختم ہو چکے تھے۔

☆ غریب نواز حکمت عملی کی وکالت کے لیے بین الاقوامی اداروں کو خاص طور پر اہم کردار ادا کرنا ہے جو غربت اور زود پزیری کی تہہ میں کارفرما اسباب کو چیلنج کرے گی۔

1- بریفنگ کے دو بڑے ماخذ ALNAP کی انسانی ایکشن پر تبصرہ کی ڈیٹا بیس اور پروونشن کنسورشیم کی "تباہ کاری سے بحالی کے اسباق سے سیکھنا" ہیں جو پانچ بڑی آفات سماوی کے بعد بحالی سے سیکھے گئے اسباق پر تبصرہ ہے۔ دیگر مفید ماخذ اس سے متعلق انٹرنیٹ رابطے اس مقالہ کے آخر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

سبق ۔ انصاف اور تحفظ

کسی بھی مدد کے لیے چاہے وہ نقد ہو یا روزگار میں، مکانات یا سڑکوں اور پلوں کی تعمیر ہو۔ اداروں کو یہ پوچھنا چاہئے کہ مختصر مدت اور طویل مدت میں کون مستفید ہوگا اور اس کے غریبوں پر ممکنہ اثر کا ٹھوس تجزیہ کرنا چاہئے۔ مسلسل اور مربوط سماجی و معاشی تجزیہ اور تخمینہ کلیدی امر ہے۔ مثلاً امدادی کاروائی سے ملنے والے تقویم یہ بتاتی ہے کہ فرداً فرداً رہائش مہیا کرنے کا ہدف مشکل ہوتا ہے۔ (ALNAP, 2002) رہائش ایک بڑا مہنگا عمل ہے اور یہ عام بات ہے کہ متاثرہ آبادی کے صرف ایک حصے کو ہی مکانات فراہم کئے جاسکتے ہیں اور یا پھر مختلف طبقوں کو مختلف معیار کے مکان دیئے جاتے ہیں۔ جس سے مساوات کے مسائل اٹھتے ہیں۔ مقامی سیاست، اختلافات اور دشوار گزار علاقہ کی وجہ سے پاکستان میں ایک مسئلہ ہوسکتا ہے۔ غریب نواز پالیسی کا ایک جزو یہ ہے کہ بدعنوانی کو محدود کرنے کا نظام قائم کیا جائے۔(2)

سبق ۔ مربوط اور کثیر الشعبہ پروگرام بنانا

اس کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ غریب لوگوں کا ذریعہ معاش اور بحالی کی حکمت عملیاں وسیع البنیاد ہیں۔ اکثر یتی علاقوں/شعبوں پر محیط ہوتی ہیں وہ کاروائیاں جو کسی ایک شعبہ مثلاً رہائش پر مرکوز ہوتی ہیں ان میں یہ رجحان ہوتا ہے کہ وہ روزگار اور فراہمی آب جیسے متعلقہ شعبوں کو نظر انداز کردیں۔

بحالی کے کاموں میں مصروف کارکنوں کی وسیع تعداد منصوبہ بندی کی پیچیدگی میں اضافہ کردیتی ہے۔ مختلف شعبوں اور تنظیموں کے درمیان مربوط منصوبہ بندی اور ہم آہنگی مکمل نظام کا تناظر فراہم کرے گی۔(3) اور یوں تنظیموں کو جانکاری کے بعد انتخاب کرنے کی سہولت ہوگی کہ کس جگہ ان کی امداد سب سے زیادہ موثر ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر بارا کات (2003) نے ایسی غیر سرکاری تنظیموں کے اختیار، صلاحیتوں اور مہارت کو چیلنج کیا ہے۔ جنہیں قبل ازیں مکانات کی تعمیر نو میں طویل مدت کا تجربہ نہیں ہے۔ غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر اداروں کو اچھی طرح سوچنا چاہئے کہ آیا تعمیر نو میں براہ راست مدد، حکمت عملی مرتب کرنے کی سطح پر وکالت یا دوسرے پروگراموں کی مداخلت وسیع پیانے پر بحالی کے کاموں میں اعلیٰ سطح پر اثر انداز ہوگی یا نہیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

☆ **حکومت کی جانب سے بحالی کے لیے پیسے کی اپیل کا اکثر ضرورت سے پچاس فیصد یا اس سے کم جواب آتا ہے۔** یہ بات مشکل کا باعث ثابت ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں رہائش فراہم کرنے کے منصوبے اور پھر محدود امداد دینے والے اداروں، تنظیموں کو چاہئے کہ اپنی توجہ ایسے کاموں، سرگرمیوں پر مرکوز رکھیں جن سے غربت اور عدم تحفظ کو کم کیا جاسکے۔

☆ **امداد اور بحالی بیک وقت ہوگی اور اکھٹی ہوگی۔** کیونکہ مختلف گروہوں کو مختلف قسم کی مدد درکار ہوتی ہے۔ جوابی اقدامات کے مراحل متاثرہ آبادی کی واضح ضروریات کو دیکھ کر طے ہونے چاہئیں نہ کہ غیر ملکی تنظیموں کے اوقات کار کو مدنظر رکھا جائے۔

☆ **منفی برابری کا پرچار عام طور پر بے حد کم یا نہ ہونے کے برابر توجہ حاصل کرتا ہے۔(4)**

☆ **بحالی کے منصوبے اکثر اتنے مختصر ہوتے ہیں کہ حقیقی ضروریات پوری نہیں کرپاتے۔** حادثے کے بعد بحالی کے لیے دو دورانیے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اول تو حقیقی مدت ہوتی ہے جس میں پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ لگ سکتا ہے دوسری مدت مختصر عرصے کے لیے ہوتی ہے جسے عطیات دینے والے کسی حد تک امداد کی تقسیم سے متعلق دباؤ کے باعث طے کرتے ہیں۔ حکومت کو دونوں مدتوں کا دھیان رکھنا ہوتا ہے تا کہ طویل مدت کی بحالی کی ضروریات کے بجائے مختصر عرصے کے اقدامات میں سیاسی مصلحتوں کو سنبھال سکیں۔

2- سونامی کے بعد کی کاروائیوں میں بدعنوانی کو محدود کرنے کی کاروائیوں کے بارے میں تفصیلات کے لیے عالمی بینک کی جانب سے اچے، نیاس میں بحالی کی نوماہی رپورٹ لکھئے۔
(http://siteresources.worldbank.org/INTINDONESIA/Resources/Publi cation/280016-1106130305439/AcehReport 9mths.pdf).

3- ایسا تناظر جو ان تمام کو مدنظر رکھتا ہے جو زلزلہ کے بعد کی کاروائیوں میں مصروف ہیں۔

☆ بحالی کے بعض کاموں کے لیے خاص مہارتوں یا قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسی کوششیں جو تنظیموں کے ذریعے ماہرانہ قابلیت کے حصول کے لیے کی جائیں مقامی حکومت اور مقامی آبادی کی تنظیموں تک ان کی رسائی منصوبہ بندی اور اس کے عمل میں لانے کے لیے نمایاں مدد فراہم کر سکتی ہیں۔

شرکت

سبق ۔ کس کو کس میں شرکت کے لیے کہا جا رہا ہے؟

اس بات کی قوی شہادت ملتی ہے کہ متاثرہ آبادی کی شرکت لائحہ عمل کو سنوارنے اور اس پر اثر انداز ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔(مثلاً مارکس ایٹ ایل، ورلڈ بینک 2003 الف، 2005 الف۔ او ای ڈی 2005 الف، عالمی بینک 2003ء الف، بھٹ 2005ء اور دوسرے) اس لیے کہ یہ مقامی سیاق وسباق، علم اور مجبوریوں کو پیش نظر رکھ سکتی ہے۔متاثرہ لوگوں کے ساتھ کام کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ انہیں بنے بنائے حل مہیا کرنا)۔ وائزنر اور دوسرے (2004) تبادلہ خیال کی اہمیت، باہر سے آنے والوں اور متاثرہ آبادیوں کے درمیان ابلاغ اور مل جل کر کام کرنے کا اعتماد اور قابلیت بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہیں مثلاً بحالی کے لیے اصول مرتب کرنا۔

منصوبہ بندی پروگرام کی رفتار اور معیار کے درمیان اکثر حقیقی کاروباری سمجھوتے ہو جاتے ہیں لیکن اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ بحالی کی منصوبہ بندی میں زیادہ لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔تعمیر کی سرگرمیوں میں شرکت کی قدر وقیمت (مثلاً اپنے لوگوں کے لیے سہولیات کی دوبارہ تعمیر) کو دور دور تک تسلیم کیا جا چکا ہے۔لیکن زیادہ زور منصوبہ بندی، ڈیزائن اور پروگراموں کو جانچنے اور مقامی لوگوں کی تنظیموں اور نجی شعبے کے شرکاء کی شمولیت پر دینا چاہیے۔ 2000 کے سیلابوں کے بعد موزمبیق کی صورت حال ایک مثال ہے۔بحالی کے کام میں اپنے لوگوں کی شرکت نامکمل رہی اور عام طور پر مزدور مہیا کرنے، کمیٹیوں میں شرکت نامکمل رہی اور بیرونی کارکنوں کے طے کئے ہوئے قواعد کے مجموعے کی بجا آوری پر ہی مشتمل رہی۔(وائلز 2005 ص 12)۔

فیصلہ کرنے کی کارروائیوں کے عمل مثلاً مکانوں کی تعمیر نو میں عورتوں اور خاص طور پر غریب عورتوں کی شرکت کی حمایت کرنے کے سلسلے میں بحالی کے لائحہ عمل پر اور زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔پاکستان میں پہلے ہی سے اس بات کی شہادت مل رہی ہے کہ مقامی لوگ تیزی سے اس لیے مایوسی کی طرف جا رہے ہیں کہ جو امداد وہ وصول کر چکے ہیں ان کی ضروریات اور ترجیحات پر پوری نہیں اتری۔اور وہاں ناکافی مشاورت بھی ہے۔خاص طور پر عورتوں کے ساتھ۔(5) محروم گروہوں کو نظر انداز کرنا بذات خود ایک بدعنوانی ہے جسے روکنے کی ضرورت ہے۔

دور دور تک ابلاغ، پہنچ اور تبادلہ خیال کی سرگرمیاں باخبر شرکت کو آسان بنانے میں خاص طور پر مددگار ہو سکتی ہیں۔ خصوصی طور پر ایسی کسوٹی تشکیل دینے کے لیے جو یہ طے کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے کہ امداد کس طرح بانٹی جانی چاہیے۔اوکسفام کو بھی شکایتوں کے اس میکنزم پر جو تنظیم نے انڈونیشیا میں متعارف کروایا تھا بہت مثبت ردعمل ملا تھا۔(6)

---

(5) بین الاقوامی صلیب احمر الاہلال احمر نے شمال مغربی سرحدی صوبے میں آبادیوں اور منفی بحالی کی ضروریات کا تجزیہ کیا۔شرکت کے بارے میں مزید معلومات اے ایل این اے پی/پروونشن کنسورشیم کی طرف سے بحالی کے بارے میں رپورٹ مل سکتی ہے۔ .http://www.alnap.org/pubs/pdfs/ALNAP-ProVention SAsia Quake Less onsa.pdf پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

(6) مزید تفصیلات کے لیے ہاپ کا نومبر 2005ء کا نیوزلیٹر دیکھئے جو اس ویب سائٹ پر موجود ہے۔

(http://www.hapinternational.org/en/complement.php?IDpage=18&IDc omplement=49&IDcat=11)

مالیاتی تشخص، جانچ ،اور پڑتال

سبق - جاری اور باہم مربوط مالیاتی تشخص

- ☆ مالیاتی تشخص ایسا طریق عمل نہیں ہونا چاہئے جو صرف ایک دفعہ بحالی کے عرصہ کے آغاز پر سرزد ہو، بلکہ یہ **جاری اور کارکنوں کے درمیان باہم مربوط** ہونا چاہئے تا کہ ذرائع معاش اور دوسرے مادی مفادات میں تبدیلیوں کی جانچ کی جا سکے۔ اور جیسے جیسے یہ ترقی کرے متاثرہ آبادیوں کی طرف سے بحالی کی پروگرامنگ میں خرچ کو یقینی بنایا جائے۔ ابتدائی تیز رفتار سروے کے کام کی پیروی زیادہ مفصل تجزیئے سے کرنی چاہئے۔ اصلاحی کاموں کی نشاندہی میں مدد دینے کے لیے، چونکہ تیز رفتار سروے ایک وقت میں مفید ہونے کے ساتھ ساتھ اکثر سیاق وسباق کے متعلق معلومات چھوڑ دیتے ہیں۔
- ☆ اساسی خطوط مع متعلقہ کمیونٹی انڈیکیٹرز کو بحالی کے پروگرام کے آغاز ہی میں ترقی دینے کی ضرورت ہے جن کے تقابلی مطالعے سے ترقی کی پیائش کی جا سکے۔
- ☆ مستفید ہونے والوں کے مختصر سوانحی خاکے بے زمین غریبوں، بغیر اجازت کے رہائش پذیر لوگوں اور عورتوں کی سربراہی والے گھرانوں کے لیے مخصوص بحالی کے طریقہ ہائے کار تیار کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس گروہ کو اسی آبادی میں رہنے والے دوسرے افراد سے مختلف امداد کی ضرورت ہو۔
- ☆ حکومتوں اور مقامی این جی اوز میں مقامی صلاحیت کو خاص طور پر سہارا دینا چاہئے، تا کہ یہ تنظیمیں مالیاتی تشخص کی جانچ پڑتال میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکیں۔ شعبہ جاتی مقامی پیشہ ور افراد کو مالیاتی تشخص کی جاری ضرورتوں کے تمام مرحلوں میں ٹیم کے اہم اور مرکزی ارکان کے طور پر شامل کرنا چاہئے۔

سبق - شفافیت اور احتساب کو ترقی دیں۔

ماضی میں بحالی کی پروگرامنگ کو شاذ و نادر ہی منظم آزاد تبصرے کی زد میں لایا گیا ہے۔ امکانی بدعنوانیوں کے خلاف چوکس رہنے کے لیے بیرونی آڈٹ، شکایات کے ازالہ کرنے کا نظام اور بھول چوک کے بورڈ کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔ سونامی کے بعد امدادی سرگرمیوں میں بدعنوانی کو محدود رکھنے کی کوششوں کے بارے میں تفصیلات کے لیے آکے اور نباس میں بحالی پر عالمی بینک کی نوماہی رپورٹ دیکھیں۔

http://siteresources.worldbank.org/INTTSUNAMI/Resources/AcehRepo rt9.pdf.

سبق - سسٹم کی پوری حد تک تاثیر اور اثر کا تجزیہ کریں۔

بحالی کی امدادی کاروائیوں کے پھیلاؤ اور ارتکاز، انکے طویل المیعاد اثر اور ان سے کون مستفید ہوتا ہے کا جائزہ نہ تو نظم و ترتیب کے ساتھ اور نہ ہی نظام کے پس منظر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بحالی کے پروگراموں کی جو چند پڑتالیں موجود ہیں وہ ٹکڑوں میں ہیں اس لیے کہ وہ بحالی کے اثر کا بحیثیت مجموعی جائزہ لینے کے بجائے صرف ایک ایجنسی کی کارکردگی کا جائزہ لیتی ہیں۔ بحالی کے جائزے لیئے جاتے ہیں لیکن انکا رجحان اقتصادی فوکس کے ساتھ داخلی ہے۔ نتیجتاً اربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود اس بات کے بارے میں علم محدود ہے کہ آیا بحالی کی پروگرامنگ غریب نواز تھی اور آیا ذرائع معاش کی کفالت کی گئی ہے۔ شفافیت اور احتساب کا بھی فقدان ہے۔ بحالی کے پروگرام کی مجموعی طور پر پڑتال حکومت کو بین الاقوامی ایجنسیوں اور بحالی میں سرگرم دیگر تنظیموں کے ساتھ مل کر کرنی چاہئے۔

اسی طرح دوسری آفتوں کے علم کو یکجا کرنے پر ناکافی فوکس پایا جاتا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ماضی کی غلطیاں دوبارہ سرزد نہ ہوں زیریں ڈھانچے، مکانوں کی تعمیر اور ذرائع معاش پر ماضی کی کاروائیوں کے کلیدی سبق کو پورے نظام پر محیط تجزیئے کا جزو ہونا چاہئے۔

بحالی پناہ گاہ اور مکان / رہائش

عالمی بینک / ایشیائی ترقیاتی بینک کا تخمینہ ضروریات 2005 ، موجودہ موسم سرما کے دوران رہائش اور بنیادی ڈھانچے کے لیے درج ذیل ترجیحات تجویز کرتا ہے۔

☆ فوری آغاز اور اہلیت کا معیار قائم کرنے کے لیے تخصیصات کا تعین کریں۔

☆ مٹی اور زلزلے سے متعلق تحقیق کا آغاز۔ خاص طور پر شدید ترین متاثرہ علاقہ میں کیا جائے۔

☆ محفوظ تعمیری تکنیکوں کی تربیت دیں۔

☆ زلزلہ کو برداشت کرنے والے ڈیزائنوں اور دستیاب امداد کے بارے میں معلومات پھیلائیں اور

☆ جائیداد کی ملکیت کے حقوق قائم کریں۔

باکس 1: مکانات کی تعمیر نو کے بارے میں کلیدی ماخذ

☆ مکانات کا عالمی قاموس تعارف زلزلہ کے حوالے سے فعال اقسام کے مکانات کی تعمیر کے حوالہ جات دیتا ہے۔

* The World Housing Encyclopaedia (http://world-housing.net) re ferences housing construction types in seismically active areas in South Asia and elsewhere.

☆ شیلٹر سنٹر آبادی اور پناہ کے بارے میں عبوری فورم ہے جو باقاعدہ اجلاس منعقد کرتا ہے حکمت عملی کے بارے میں گفت وشنید کرتا ہے اور اس کی لائبریری بھی ہے۔

* The Sheltercentre (www.sheltercantre.org) is a transitional s ettlement and shelter forum, housting regular meetings (www.sheltemeeting.org). a library (www.shelte rlibrary.org) and key policy dialogue

☆ آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ برائے انتظام آفات۔ مناسب ڈیزائنوں کے بارے میں بہت سے وسائل مہیا کرتا ہے۔ جن میں نقشہ جات، زلزلہ کے مزاحمت کرنے والے خدوخال اور گجرات کے زلزلہ سے ملنے والے اسباق شامل ہیں۔

* The All India Disaster Management Institute (www.southasiadi sasters.net) and Seeds of India (www.seedsIndia.org) host resources on appropriate design. Inclu ding structural layout and earthquake-resistant features, with lessons from the Gujarat ear thquake.

☆ گارے سے بنے ہوئے زلزلہ مزاحم مکانوں کی تعمیر کا ہدایت نامہ۔

* The Construction manual for earthquake resistant houses built of earth' is at www2.gtz.de/Basin/publications/books/ManualMinke.pdf.

☆ ''آفات کے بعد پناہ'' حصول اور ہدایات فراہم کرتا ہے۔

* UNDRO's "Shelter after Disaster" (1982) offers principles an d guidance.

www.sheltercentre.org/shelterlibrary/publications/172/htm.

سبق - پالیسی کا ماحول

جتنی جلدی قابل عمل ہو سکے حکومتوں کی جانب سے باہم مربوط حکمت عملی تخلیق کرنے کی پاسداری کرنی چاہئے۔(7) اس حکمت عملی میں اپنے لوگوں کی شرکت

7- ہاؤسنگ پالیسی کی ترقی کو سہارا دینا اقوام متحدہ کے منصوبہ بندی بحالی کے فریم ورک کا حصہ ہے۔ اقوام متحدہ 2005، الف

http://siteresources.worldbank.org/INTTSUNAMI/Resources/AcehRepo rt9.pdf

سونامی کے بعد تاخیر کے نتائج جاننے کے لیے دیکھئے امدادی ڈی کی رپورٹ نمبر 2005، برائے گجرات و مہاراشٹر

http://lnweb18.worldbank.org/oed/oedoclib.nsf/DocUNIDViewForJava Search/9C2C12DA8684ECB58525707000 7D121F/$file/ppar 32515.pdf

اور ترکی کے لیے دیکھئے رپورٹ نمبر 5 الف

http://lnweb18.worldbank.org/oed/oeddoclib.nsf/DocUNIDViewForJav aSearch/1F3FE2ED1194CD8E8525704A0056581B/$file/ppar 32676.pdf

اور اپنا حصہ ڈالنے، زلزلوں کے علم کو گہرا کرنے، ماحولیاتی بقاء ڈیزائن، اور نقصان کی شفاف اور خوب متعارف درجہ بندی اور انتخاب کی کسوٹی اور مکانوں کی مکمل یا جزوی سہولت کے بارے میں معیاروں کا ارتقاء شامل ہونا چاہئے۔ منڈیوں کو قابو میں رکھنے کے لیے حکومتوں کو تعمیراتی سامان کی کمی کی جانچ کرنے کی بھی ضرورت پڑیگی تا کہ یہ امر یقینی بنایا جاسکے کہ قیمتیں نہ بڑھیں۔ سونامی اور مکانوں کی بحالی کے دوسرے متعلقہ پروگراموں سے سبق حاصل سبق جائزوں اور مکان سازی اور ذرائع معاش کے درمیان مربوط پالیسی کو ترقی دینے کے لیے خصوصی طور پر مفید طلب ہوگا۔ 2001 کے زلزلے کے بعد گجرات کا تجربہ تحفظ کے علاقے، نقصان کی درجہ بندیوں کی تشکیل اور شکایات کے ازالے کے نظاموں کے لحاظ سے خاص طور پر سبق آموز ہوگا۔ (ورلڈ بینک 2003)۔

فنگر 2005 اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زمین کی ملکیت اور زمین کے حقوق کے مسائل کے ساتھ جلد اور طاقت سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ براکات (2005 صفحہ 9) پر یوں تشریح کرتا ہے: ''یہ سمجھ کر کہ جائیداد کی ملکیت کا حق خود بخود مل جائیگا، مستقل مکانوں کی تعمیر نو شروع کر دینا ایک عام غلطی ہے'' جہاں ممکن ہو سکے زمین کے ملکیت ناموں کو باقاعدہ بنوالینا چاہئے یا زمین کے لیے فاعل مختار مقرر کیا جائے۔ جہاں یہ ممکن نہ ہو تو اس کو یقینی بنانے کے لیے متبادل ذرائع تلاش کئے جائیں تا کہ زمین پر فوراً قبضہ نہ ہو جائے یا دھوکہ پر مبنی دعوے قبول نہ کر لئے جائیں۔ مقامی حکومتوں کو زمین کے کاروبار میں منافع خوری کو کنٹرول کرنے میں مدد دینی چاہئے۔ یہاں حکومتوں کو جواب دہ قرار دینے کے لیے بیرونی ایجنسیوں کا کردار وکیل کا ہے۔ آبادیوں کی زمین کی نقشہ بندی کی سرگرمیوں کی بدولت آچے میں سونامی کے بعد زمین کی ملکیت کے معاملات کو علاقے کے لوگوں کے ذریعے طے کرنے کے طریقوں کو رائج کرنے میں آہستہ لیکن متوازن ترقی ہوئی ہے۔

پڑتال سے معلوم ہوا ہے کہ دیہاتی علاقوں میں پہلے سے بگڑے ہوئے ماحول کا مزید ناجائز فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ خصوصی طور پر مکان سازی کے لیے لکڑی کے معاملہ میں۔ سونامی کے بعد آکے میں ازسرنو ''ہریالی'' لانے کے لیے ہدایت نامے یہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔

www.worldwildlife.org/news/displayPR.cfm?prID=196

سبق - غربت اور زد پذیری کو کم کرنے کے لیے رابطے کی تعمیر نو۔

اکثر بحالی کے لیے دی جانے والی امداد کا پچاس فیصد مکانوں اور زیریں ڈھانچے کی تعمیر پر خرچ ہو جاتا ہے۔ زیریں ڈھانچہ خدمات اور رسائی مہیا کرتا ہے جو غریبوں کی مدد کر سکتا ہے۔ لیکن زیریں ڈھانچے کی تعمیر نو اور غریبی ہٹانے کے درمیان رابطہ کا احتیاط سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ غریبوں اور غریبی کی زد میں آسکنے والے دیگر گروہوں کے لیے امداد کا اثر زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے سرمایہ کاری کو وسیع تر معاشرتی اور مقامی آبادی کی بحالی ساتھ قریبی طور پر منسلک کرنے کی ضرورت ہے اور اس طریقے سے ڈھالنے کی ضرورت ہے کہ بدعنوانی کو کم کر سکے۔ جس کی جانب زیریں ڈھانچہ بطور شعبہ خصوصی طور پر مائل رہا ہے (ڈی ایف آئی ڈی۔2002)

ذرائع معاش کے ساتھ رابطے: سی ایچ ایف (2005 ص 9، 11) کا لٹریچر ریویو نتیجہ نکالتا ہے۔ زیادہ تر محققین مانتے ہیں کہ گھر میں قائم کاروبار آمدنی کے اور دوسرے غیر رسمی طریق کار (قدرتی آفات سے متاثر ہونے والی آبادیوں) کے لیے واحد اہم ترین حکمت عملی ہے۔ پناہ گاہ کو آمدنی کے اضافہ کے لیے بطور پلیٹ فارم استعمال کرنے پر کم غور کیا گیا ہے۔ گھر اکثر کام کی جگہ بھی ہے مثلاً چھوٹے اور بڑے مویشیوں کے لیے باڑہ یا چھوٹی موٹی تجارت اور دستکاری کا اڈہ۔ جگہ اور ڈیزائن کے اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ مثلاً روزگار کی سرگرمیوں کے لیے سامان اور اوزار ذخیرہ کرنے کے لیے محفوظ جگہ۔ جب ضروری ہو نئی جگہ کو روزگار کے ذرائع کے جتنا بھی قریب کیا جاسکتا ہے کیا جائے۔

صنفی مساوات کو ترقی دینے کے لیے عورتوں اور مردوں کے لیے مشترکہ ملکیت پر غور کرنا چاہئے۔ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک (2005) اپنے تخمینہ ضروریات میں اس کی تشریح کرتا ہے کہ چونکہ کئی علاقوں میں عورتیں رواج کے تحت اپنے دعویٰ مشترکہ خاندان کے حق میں چھوڑ دیتی ہیں، اس لیے بیواؤں اور یتیم لڑکیوں کی جائیداد کی جائز وراثت سے محرومی کا خاصا خطرہ ہے۔ مکانوں کی تعمیر نو میں عورتوں کو بھی ملازمت/کام کے مواقع مل سکتے ہیں۔ مثلاً پلستر لگانے یا ملبہ ہٹانے کا کام۔(8)

شکایات کے ازالے کے لیے نظام بنانے چاہئیں۔ بنگلہ دیش میں 1998 کے سیلاب اور 2001 گجرات کے زلزلے کے بعد دیئے گئے ورلڈ بینک کے قرضوں میں سہ ماہی آڈٹ کی شرط عائد کی گئی تھی گجرات میں معیار جانچنے والا ایک مشیر مقرر کیا گیا تھا تا کہ پڑتال کرے کہ تمام مکانات زلزلہ مزاحم معیار پر پورے اترتے

(8) مزید معلومات کے لیے دیکھئے: جنوبی ایشیاء میں امدادی کاروائی میں جنس کے کلیدی مسائل

Key Gender issues in the South Asia Earthquake Response at www.h umanitarianinfo.org/iasc/gender.

ہیں۔ مہاراشٹر اور گجرات کے زلزلوں کے بعد شکایات کے ازالے سے متعلقہ تجربات پر اواِی ڈی 2005 میں بحث کی گئی ہے۔ ایران کی ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے مطابق بام زلزلہ کے بعد قائم کئے گئے مکانوں کے مراکز اور تن عمارت سازی کی ورکشاپیں لوگوں کو تعمیر نو کی امداد کے حصول اور رسائی کے بارے میں مشورہ اور تجاویز بھی دیتے تھے۔(9)

سبق - مقامی وسائل اور صلاحیتیں

علاقے کے مزدوروں، تعمیر کا کام کرنے والوں اور مقامی تعمیراتی سامان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے۔ تعمیر نو کے ہر کام کو قیمتوں میں ممکنہ اضافہ اور مقامی منڈی میں اس کے اثر کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اسکے علاوہ قدرتی وسائل کو ناجائز استفادہ سے بچانے کے لیے عمارات کا ملبہ جیسے لکڑی، راج گیری کا کام بحالی کے کام کے لیے ناگزیر ہوسکتا ہے اور دوبارہ استعمال یا دوبارہ گردش کے لیے جہاں کہیں ممکن ہو انہیں اکٹھا کرلینا چاہئے۔ تاہم اقوام متحدہ (2005 الف ص 16) تشریح کرتی ہے۔ ''متاثرہ رہائشی مکانوں سے فوری ملبہ ہٹانے سے قانونی مسائل پیدا ہوتے ہیں کیونکہ حکومتی امداد کا تعین جگہ کی حقیقی تصدیق کے تابع ہے۔''

ملبہ سے نکالے گئے سامان کو استعمال کرتے ہوئے مقامی مالکان کے ذریعہ کئے گئے حل جس میں چھتوں کے ہلکے وزن کے سامان اور غیر موصل مواد بڑی تیز رفتاری سے پناہ گاہیں مہیا کرسکتے ہیں اور علاقے کی تخلیق نو میں متاثرہ لوگوں کو شریک کرکے اہم نفسیاتی فوائد دے سکتے ہیں۔ براکات لکھتا ہے۔(2003 ص 33) ''خود تعمیری وہاں ممکن ہے جہاں مزدور مہیا ہو، مکان کا نقشہ نسبتاً سادہ ہو، آبادیوں میں خود تعمیری کی روایت ہو۔ بیرونی مدد زیادہ تر تعمیراتی سامان اور ماہرانہ مشورہ مہیا کرکے دی جاتی ہے''۔ تاہم کچھ گروہ مکانات خود تعمیر نہ کرسکیں گے۔ (مثلاً بوڑھے یا معذور)۔ انہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ باروے (2005) بہت سی ہنگامی حالات کے بعد مکانوں کی تعمیر نو کے لیے نقد امداد کی کامیابی کے بارے میں تحریر کرتا ہے جس میں انتخاب کی زیادہ گنجائش اور متاثرہ آبادی کی زیادہ شمولیت ہوتی ہے۔

باکس 2: سابقہ آفات کے بعد رہائش کی فراہمی کا تجربہ

(الف) سونامی کے بعد امدادی کاروائیوں کے بارے میں ابتدائی نتائج:

چند اچھے کاموں کے باوجود ایجنسیوں نے بعد از تباہی مکانوں کی تعمیر کی کوششوں کو مشکل پایا۔ پالیسی، زمین کے ملکیتی نظام، ہم آہنگی، حقیقت پسندانہ منصوبہ بندی کا فقدان خاص پریشانیاں تھیں۔

<u>شمولیت کی منصوبہ بندی کا فقدان: یو این ڈی پی</u> (2005 ص 6,2) نوٹ کرتا ہے۔ متاثرہ آبادیوں تک تعمیر نو سے متعلقہ معلومات پہنچنے کی تنگیں کی ہے جو ان کی بحالی کی قابلیت پر خاصا اثر انداز ہو رہا ہے۔ عورتوں تک پہنچنے کے لیے موثر حکمت عملی کو جلد بہتر بنایا جانا چاہئے۔

<u>ڈیزائن کی طرف ناکافی توجہ:</u> کیئر، آکسفام اور ورلڈ وژن کی امدادی کوشش کے دوران پناہ گاہوں اور مکانوں کے ڈیزائن اور ان کو فراہم کرنے کے پروگراموں پر عملدرآمد میں سنگین نقائص پائے۔ مثلاً یہ جاننے میں ناکامی کہ مستقل مکانوں کی تعمیر کے لیے کس قدر وقت درکار ہوگا اور بھارت میں جو پناہ گاہیں مہیا کی گئیں ان میں ''صفائی اور گندے پانی کے نکاس کا بے حد غیر تسلی بخش اور گھٹیا انتظام تھا اور پانی بھرنے، آگ لگنے اور دیگر خطرات کا بہت زیادہ احتمال تھا۔'' (بحوالہ چار جی 2005 صفحہ 24) اقوام متحدہ ہائی کمیشن برائے مہاجرین کی جانب سے اپنے پروگراموں کے تجزیے میں بے انتہا تاخیر اور پانی اور صفائی مہیا کرنے کا فقدان پایا۔

<u>منفی مسائل کی طرف ناکافی توجہ:</u> عالمی پروگرام برائے خوراک کی طرف سے حقیقی وقت کی جانچ نے مکانوں کی تعمیر، آبادی کا زیریں ڈھانچہ اور روزگار میں سہارا دینے کا ہدف پیچیدہ پایا اور ''نوجوانوں اور تنہا عورتوں کے لیے زمین کی ملکیت کے حقوق کا فقدان، ان کے لیے عارضی پناہ گاہوں کا فقدان بہت سے مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خیموں، دوسری عارضی پناہ گاہوں اور غیر محفوظ حالات میں رہائش تھی۔ (2005 ص 64,62)

<u>تاخیر اور محدود ہم آہنگی:</u> سونامی کے نوماہ بعد آچے اور نیاس میں عالمی بینک (2005) کو معلوم ہوا کہ ''شہری زمین کے بڑے علاقے سوائے ملبے کے کچھ

(9) مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام کی تحریر
http://www.undp.org.ir/prevention.htm

نہیں۔ جبکہ دسیوں ہزار لوگ ابھی تک خیموں میں رہ رہے ہیں۔ اور اب پھپھوند میں سڑ رہے ہیں۔ پانچ لاکھ لوگ خوراک کی امداد کے محتاج ہیں۔ غیر طے شدہ زمین کی غیر طے شدہ ملکیت کے حقوق، ناکافی ہم آہنگی، اور غیر واضح پالیسیاں اب بھی بحالی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی قیمتیں بہت سنگین پریشانی ہے۔ اس سال کے پہلے آٹھ ماہ میں سڑکوں کے جال کی تباہی کے باعث ٹرانسپورٹ کے کرائے 23.8 فیصد بڑھ گئے۔ اس سال کے آغاز سے منڈی میں ترسیل اور تقسیم کے اخراجات بڑھنے سے خوراک کی قیمتیں 28.2 فیصد تک اوپر چلی گئیں۔

(ب) بڑی قدرتی آفات کے بعد بحالی کے کام کے لیے پرووئشن کنسورٹیم کے تبصرہ سے مرتبہ نتائج:

<u>بحری طوفان مچ کے بعد ہونڈوراس:</u>

مکانوں کی تعمیر نو میں مسائل عیاں تھے۔ چونکہ جب طوفان ٹکرایا تو کوئی معقول پالیسی نافذ نہیں تھی جو یہ طے کرتی کہ کون، کس درجہ تک امداد کا مستحق تھا۔ زمین سے بیدخلی، اور سرکاری مقررہ قیمت پر خرید کے بارے میں پالیسی کا فقدان نظر آتا تھا۔ تعمیر کے معیاروں کا نفاذ قومی سطح پر نہیں ہوتا تھا۔ مختلف قسم کے مکانوں کی ابتدائی لاگت کے بارے کوئی ہدایات جاری نہیں کی جاتی تھیں۔ اور اندازاً 85000 نو تعمیر شدہ مکانوں میں نصف کی ملکیت کے کاغذ ہی نہ تھے۔

<u>موزمبیق 2000 اور 2001 کے سیلابوں کے بعد:</u>

بحالی کے عرصے میں مکانوں کا مہیا کیا جانا متاثرہ آبادی کے لیے سب سے زیادہ مثبت امداد تھی۔ سب سے زیادہ تباہی کا شکار ہونے والے علاقوں میں عام طور پر مکانوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ مکانوں کی تعمیر کے شعبے میں کام سونپنے، معائنہ کرنے اور عملدرآمد کے لیے کمیٹیاں بنائی گئیں۔ بیرونی ایجنسیوں نے عام طور پر فیصلہ کرنے والے عہدوں میں جنسی توازن قائم کرنے زور دیا۔ فیصلہ کرنے والے اداروں نے کچھ کیسوں میں عمل درآمد کروانے والے ایجنسیوں نے زور دیا کہ مکانوں اور زمین کو اندراج کیا جائے تاکہ عورتوں کے حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ تاہم مکانوں کی تعمیر کے لیے کوئی معیاری منصوبہ نہ تھا۔ اس لیے معیار بڑی حد تک مختلف رہے۔ کئی ایجنسیاں حفظان صحت کی سہولیات مہیا کرنے میں ناکام رہیں۔

سبق - موزوں ڈیزائن اور منصوبہ بندی

مکانوں کی جائے وقوع اور ڈیزائن ثقافتی اعتبار سے موزوں ہونا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے تعمیر نو اصل مقام پر ہونی چاہئے کیونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ متاثرہ لوگ عام طور پر اپنے اصلی گھر کے قریب رہائش رکھنا چاہتے ہیں۔ بڑے خاندان کی ضروریات کو شامل کرتے ہوئے باورچی خانے کی جگہ، برآمدوں کی تعمیر، خلوت اور بارش سے بچاؤ کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

طویل مدت کے لیے منصوبہ: براکات (2003 ص 1) یوں تبصرہ کرتا ہے: ''قلیل مدتی عمارتی منصوبے اکثر گھٹیا طرز کی مستقل آبادیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں جہاں غریب بستے ہیں، ہنگامی پناہ گاہیں مہیا کرنا اتنا ہی مہنگا ہو سکتا ہے جتنا کہ مستقل گھر اور ہنگامی امداد پر رقم خرچ کرنا۔ اور یہ مستقل حل کے لیے مہیا کی گئی رقم کو گھٹانے کا امکان رکھتا ہے''۔ مکان تعمیر کرنے والی ایجنسیوں کو وقت کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار امداد کے اختیار پر غور کرنا چاہئے۔ ایسی پناہ گاہوں کی تلاش کی جائے جنہیں بعد ازاں حسب منشا شکل دے کر تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ ایجنسیوں اور خاص طور پر عطیہ دینے والوں کو حقیقت پسندانہ اوقات کار طے کرنے کی ضرورت ہے۔

نئی آبادیوں کو روزگار اور خدمات کے ذرائع سے منسلک کریں: مکانوں کی تعمیر نو اور نئے گاؤں اور شہروں کی منصوبہ بندی کرنے کے چیلنج واضح ہیں۔ نئی آبادیوں کی تعمیر کے وقت اکثر اوقات لوگوں کی روزی کمانے کی ضروریات کا کم لحاظ رکھا جاتا ہے اور تعمیر کے وقت حفظان صحت اور ٹرانسپورٹ کی خدمات کو منسلک نہیں کیا جاتا۔ آبادی کا نقشہ جہاں تک ممکن ہو مقامی نمونوں کے مطابق ہو اور جہاں یہ قرین روا نہ ہو۔ جگہ کے انتخاب، منصوبہ بندی اور تعمیراتی معیاروں کے ضابطوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ آبادی کی سطح پر دوسری مرتبہ تعمیر کرنے کا خطرہ مول نہ لینا پڑے۔ اہم زیریں ڈھانچہ کی مرمت یا تعمیر نو کی عین اسی وقت ضرورت ہے جب مکان بنائے جائیں۔ عالمی بنک، (ایشیائی ترقیاتی بینک 2005) تشریح کرتے ہیں کہ دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش میں اس بات کی ضرورت کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ نئے سرے سے تعمیر سہولتوں، خاص طور پر اسکولوں، صحت کی سہولتوں اور پبلک دفتروں کو معذور افراد کی پہنچ کے اندر ہونا چاہئے۔ (10)

(10) انڈونیشیائی حکومت کی جانب سے سونامی کے اندر زیر زمین ڈھانچے سے متعلق ہدایات کے لیے دیکھئے:
www.humanitarianinfo.org/sumatra/mediacente/press/doc/Govinfo/Po licyIssuesforBRR V02-150905.pdf
کیمپ مینجمنٹ کی تفصیلات کو عارضی آبادیوں کے بارے میں رہنما اصولوں کی گائیڈ میں دیکھا جا سکتا ہے جس میں مکان بنانے کی کلیدی اصطلاحات کی تعریف بھی شامل ہیں۔

نقصان کے احتمال میں کمی

سبق - مستقل خطرات

زلزلے کے بعد جھٹکے اور دیگر خطرات پہلے سے متاثرہ آبادیوں کو قابل ذکر خدشہ سے دوچار رکھتے ہیں۔ زلزلہ کے بعد کے جھٹکے نقصان زدہ یا کھڑے ہوئے مکانوں کو زمین بوس کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہنگامی صورت حال کے لیے اور عبوری پناہ گاہ زلزلہ سے تحفظ ابھی بھی اہم معاملہ ہے۔ عارضی نو آبادیاں بھی وہاں قائم نہ کی جائیں جہاں لوگ سیلاب اور پہاڑی تودے گرنے کے زیادہ خطرے سے دوچار ہوں۔

دیگر بحالی پروگراموں خاص طور پر مکانوں کی تعمیر اور تعمیر نو پر عمل درآمد کے لیے زلزلوں کا تجزیہ اور کثیر پہلو خطرات کے وسیع تجزیہ کو اہم ابتدائی اقدامات خیال کرنا چاہئے۔

سبق - تباہی سے عہدہ براء ہونے کا عمل اور آبادی کی ابھرنے کی قوت

ترکی میں 1999 کے زلزلے کے بعد اور گجرات میں 2001 کے زلزلہ کے بعد کے تجربات نے تباہی سے عہدہ براء ہونے کے لیے صلاحیتوں کی تخلیق میں سرمایہ کاری کی قدر و قیمت کو ظاہر کیا ہے۔ مجوزہ اقدامات میں شامل ہیں:

☆ آفات سے نبٹنے کی قومی منصوبہ بندی کو مضبوط بنایا جائے جس میں خطرہ کا تخمینہ اور ہنگامی منصوبہ شامل ہیں۔

☆ خطرات کے احتمال میں کمی کو بحال اور طویل مدت ترقی کے ساتھ مربوط کرنا جس میں مقامی ترقی اور روزگار کے منصوبے اور معاشی ترقی کے پروگرام بھی شامل ہوں تاکہ دوبارہ تعمیر کرنے کے خطرے کی زد سے بچا جا سکے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ یہ ربط بہت چیلنج والا ہو سکتا ہے۔ (ادارہ برائے خوراک و زراعت 2004)

☆ آبادی کی تنظیموں میں پھر سے ابھرنے کی قوت کو مضبوط بنانے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے امداد اور مقامی سطح پر خطرے میں کمی کی کوشش جیسے کہ نقصان کا تخمینہ لگانا اور شعور پیدا کرنا۔

سبق - پشت کو بہتر تعمیر کرنا

☆ تعمیر نو میں خطرے کے احتمال کو کم کرنے کو بڑھاوا دینے والے اقدامات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

☆ موزوں تعمیراتی ضابطوں وقوانین کے مجموعے اور ان کے نفاذ کے لیے نظام۔

☆ زلزلوں سے متعلق تجزیہ، جس میں اہم انفراسٹرکچر اور بڑی آبادیوں کے لیے جگہ کو تیار کرنے سے پہلے علاقہ کا قطعہ وار مطالعہ شامل ہو۔

☆ مقامی آبادیوں کے ساتھ کام کرنا اور نقصان کے احتمال کو کم کرنے سے متعلقہ روایتی علم کو سمجھنا۔ افراد، خاندان یا آبادیوں کی جانب سے آفت سے نبٹنے اور بحالی کے لیے پہلے سے جاری کام کو آگے بڑھانا۔ گجرات کی ایک مثال نوٹ کرتا ہے۔ جہاں مقامی ماہرین تعمیرات اور انجینئروں نے روائتی دائرہ نما رہائش گاہوں سے فیضان حاصل کیا جنہوں نے اپنی شکل اور طریقہ تعمیر کی وجہ سے زلزلے کا مقابلہ کیا۔ خطرے کا احتمال کم کرنے میں شمولیت کے بارے میں رہنما اصول یہاں دیکھے جا سکتے ہیں۔ www.benfieldhrc.org/activities/misc.papers/PA%20textpdf

☆ اہم زیریں ڈھانچے اور مکانوں کو زلزلہ کے مقابلے کے لیے زیادہ مضبوط کرنا اور محفوظ تعمیر۔ زلزلہ کے مقابلے میں مضبوطی کی ٹیکنالوجی اکثر موجود ہوتی ہے۔ لیکن اسے مقامی تعمیراتی رواجوں، خرچہ برداشت کرنے اور رسائی کی کوششوں کو یقینی بنانے اور مؤثر معلومات اور بڑھاوا دینے کی مہموں سے مطابقت رکھنی چاہئے۔ (ورلڈ بینک 2003 b)

☆ تمام مکانات اور اہم عمارتوں (انفراسٹرکچر) کو زلزلہ کے مقابلہ کے لیے بہتر بنانے اور زلزلہ سے محفوظ تعمیر۔

☆ سکولز اور ہسپتال مہیا کرنا: یہ سہولتیں آبادی کی اہم خدمات اور دیہی آبادی کے لیے اکھٹے ہونے کی اہم جگہیں بھی مہیا کرتی ہیں۔ ان کی موزوں طریقے

سے تعمیر نو اور آئندہ آفات کا مقابلہ کرنے کے لیے بہتر اور مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ (11) جیوہیزرڈ کے علاوہ دوسروں نے بھی حفاظتی اقدامات کی جانکاری عام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اسکول کے نصاب میں شامل ہونے والا مواد تیار کیا ہے۔ www.geohaz.org ۔قدرتی آفات کے بعد خطرے کے احتمال کو کم کرنے کے بارے میں جان ٹوک کا تبصرہ ایک جامع ماخذ ہے۔

ذرائع معاش

ادارۂ خوراک وزراعت/محکمہ زراعت مظفرآباد (2005 صفحہ 21) کے مطابق پاکستان میں یہ غریب ترین لوگوں کے ذرائع معاش ہی تھے جو زلزلہ سے سب سے زیادہ شدت سے تباہ ہوئے ہیں اور انہی کو یہ ضرورت بھی ہے کہ بحالی کے کام سے سب سے پہلے انہیں فائدہ پہنچے۔" اقوام متحدہ (2005) نے بھی اندازہ لگایا ہے کہ گیارہ لاکھ لوگوں کے ذرائع معاش متاثر ہوئے ہیں۔ ذرائع معاش کی امداد کی بحالی کے پروگرام کو تقویت پہنچانے کا کام دو وجوہات کی بناء پر کلیدی ہے۔ اول یہ امداد کے غیر فاعل وصول کنندہ کے بجائے متاثرہ لوگوں کو فعال سمجھتا ہے۔ اور یہ ان حکمت عملیوں کی حمایت کرسکتا ہے جو پہلے ہی سے محروم گروپوں کے زیر استعمال ہیں اور جو کامیاب ثابت ہوچکی ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ تباہی کے بعد رہائش اور خطرات میں کمی جیسی حکمت عملیاں روزگار پر بحث کو مربوط کریں۔

بحالی کے سابقہ پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے بین الاقوامی صلیب/ہلال احمر اس نتیجہ پر پہنچے کہ "آبادیوں نے شکایت کی کہ ضروریات کی ترجیحات طے کرتے وقت ان کی شمولیت نہیں رکھی گئی۔ جن میں ان کے خیال میں سب سے اہم امر ذرائع معاش کا حصول تھا۔ (2005 ص 7)

سبق ۔ ذرائع معاش کی جانب توجہ

بحالی کے پروگراموں کا بیان کردہ عمومی مقصد لوگوں کی اپنی صلاحیتوں کو سہارا دینا تھا۔ لیکن عملی طور پر یہ مسائل کا شکار ہوگیا۔ جس کی وجوہات یہ ہیں۔

- ☆ بڑے پیمانے کے زیریں ڈھانچے پر توجہ دی گئی جہاں ذرائع معاش کے ساتھ تعلق کم واضح تھا۔
- ☆ کہ ذرائع معاش کی حکمت عملیاں نچلی سطح پر عمل کرتی ہیں اور پیچیدہ معاشرتی رشتوں کے اندر رہتے ہوئے کام کرتی ہیں۔ حکومتوں اور ایجنسیوں کے لیے اس سطح پر کامیابی سے عمل پیرا ہونا مشکل ہے۔
- ☆ حکومت اور ایجنسیوں کا غریب گھرانوں کی جدوجہد کرنے کی صلاحیتوں سے متعلق محدود علم۔

سبق ۔ ذرائع معاش کی حکمت عملیوں کو متنوع بنانا

معاش کے کچھ ذرائع کی کفالت کرنا دوسروں کی نسبت آسان ہوسکتا ہے۔ ذرائع معاش میں مداخلت کرکے مدد اور تربیت ان لوگوں کو دی گئی جو پہلے ہی سے مہارت رکھتے تھے کیونکہ انہیں بڑی آسانی سے بحالی کے پروگراموں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ (ہلال/صلیب احمر 2005) ایسے رویے بے زمین کسانوں، عورتوں اور بچوں اور معذوروں کو نظر انداز کرسکتے ہیں جو ذرائع معاش کے لیے بالکل مختلف حکمت عملیاں استعمال کرتے ہیں۔ موزمبیق کے کیس میں (وائلز 2005) زرعی ذرائع معاش کی کفالت بیج اور اوزاروں اور خصوصی فصلوں کے آغاز سے کی گئی۔ کئی ایجنسیوں کے پاس ترسیل کا ایسا نظام نہیں تھا جو متنوع ذرائع معاش کی ضرورتوں پر پورا اترتا ہو۔ سونامی میں امدادی سرگرمیوں کے جائزے سے بھی یہی نتائج سامنے آئے۔

---

(11) انڈونیشیا میں اسکولوں کے تحفظ کے لیے دیکھو:

www.adpa.net/AUDMP/library/safer cities/10/pdf اور رہنما اصولوں کے لیے دیکھئے:

www.aecd.org/dataoecd/11/45/31968539.pdf

آغا خان ڈویلپمنٹ نیٹ ورک میں اسکولوں کی بہتری کے تجربے کے لیے دیکھئے۔

www.hyogo.unerd/or.jp/publication/proceedings/2001workshop

کیا اب بربادی کے بعد بھی بہتر ذرائع معاش قائم کرنے کا کوئی موقع ہے؟ ذرائع معاش کا متنوع ہونا مستقبل کے بارے میں خدشات کو کم کردیتا ہے اور حقائق کو تسلیم کرنا ہے جیسے کچھ علاقوں میں دیہی آبادیوں اور شہروں کا آپس میں بڑھتا ہوا رابطہ، جہاں گھرانوں میں ایسے ارکان ہوتے ہیں جو بطور مزدور اور چھوٹے کسان دونوں طرح ملازم ہوتے ہیں اور ادنی تجارت اور تعمیر میں بھی ملازمت کرتے ہیں۔ اس سیکشن کا باقی حصہ مختلف سیاق وسباق میں ذرائع معاش کی حکمت عملیوں کا خاکہ پیش کرتا ہے۔

(الف) ملازمت اور اثاثے

متاثرہ علاقوں میں زراعت اور مویشی پالنا، آمدنی کے بڑے ذرائع ہیں۔ ان کے بعد غیر رسمی خدمات میں غریب گروہوں کا باقاعدہ اور بے قاعدہ ملازمت کے چھن جانے سے بدترین طور پر متاثر ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اور ملازمت تربیت کی تنظیموں کو ان گروہوں پر توجہ مرکوز ہونا چاہئے۔ گھرانوں سے باہر عورتوں کی ملازمت کا انتخاب بہت محدود ہوسکتا ہے۔ کام کے بدلے نقدی یا خوراک کے پروگراموں پر بڑی احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے اس بات کو پیش نظر رکھا جائے کہ کون ان میں شرکت کریگا (مثلاً جو غریب ہیں یا جو غریب نہیں ہیں، مرد یا عورتیں، مقامی منڈی اور تعمیرات عامہ کے کام کس حد تک جاری رکھ سکتے ہیں تعمیر عامہ کی بحالی کی بقاء کا امکان۔

بڑی قدرتی آفات کے بعد مادی اثاثوں کا ضیاع تحقیقی ہے اور اس کا غریبوں پر عام طور پر غیر مساوی اثر ہوتا ہے ان اثاثوں پر ان کے نسبتاً زیادہ انحصار کی وجہ سے اثاثوں دیکھ بھال اور فروخت۔ مثلاً زمین کے چھوٹے پلاٹ غلہ، زیور، دستی کھڈیاں، مویشی اور زرعی آلات۔ غریبوں کے لیے ذرائع معاش کی کلیدی حکمت عملی ہے۔ محکمہ زراعت مظفر آباد/ادارہ خوراک وزراعت (2005) تشریح کرتا ہے کہ پاکستان میں متاثرہ علاقوں کے دیہی اور شہری لوگوں کے لیے بھینس ایک قسم کا بینک ہے وہ لوگ عام طور پر دو بھینس رکھتے ہیں۔ جن میں ہر ایک کی قیمت 50,000 روپے کے قریب ہوتی ہے۔

بربادی کے بعد مشکل وقت میں غریبوں کی جانب سے اس کی فروخت عام ہے جس کو خاندان کے مردسربراہ طے کرتے ہیں اور خریداروں کا پلہ بھاری ہونے کے سبب قیمت فروخت مارکیٹ کی قیمت سے کم ہوتی ہے۔ جب اثاثے بک جاتے ہیں تو غریب گروہوں کے لیے بحالی بہت زیادہ مشکل ہوجاتی ہے۔ ذرائع معاش کی کفالت کے لیے اثاثوں کی تبدیلی اہم ہوسکتی ہے مثلاً مویشیوں کی تبدیلی سے (ذیل میں دیکھئے)۔

(ب) نقدی اور منڈیا

نقدی مہیا کرنا مثلاً اثاثوں کی تبدیلی کی کفالت کرنے کو نظریہ کلیت کی روشنی میں بحالی کے طریقہ کا جز وخیال کرنا چاہئے۔ ہاروے (12) موجود دستاویزات کا امتزاج تجویز کرتا ہے کہ ہنگامی صورت احوال میں نقدا ور واؤچر پر مبنی طریق کار کامیاب رہے ہیں اور شاید وسیع طور پر موزوں اور معقول رہے ہیں جیسا کہ ماضی میں فرض کیا جاتا تھا۔ وصول کنندگان روپیہ سمجھ سے خرچ کرتے ہیں، نقد منصوبے عام طور پر قیمتوں میں مستقل اضافے کی وجہ نہیں رہے ہیں اور عورتوں نے بھی ان میں شرکت کی ہے اور اس پر ان کا اختیار بھی رہا ہے کہ نقدی کو کیسے خرچ کیا جائے۔ اس کو موزبیق 2000 کے سیلابوں کے بعد کے نتائج سے حمایت ملتی ہے جہاں تنظیموں نے ذرائع معاش کی موجود بچتوں سے اور قرضوں کے پروگراموں اور نقدی کی تقسیم کی اسکیموں سے کفالت کی تا کہ کاروبار اور اثاثوں کی بحالی کی رفتار کو تیز کیا جاسکے۔

او ای ڈی (2005 الف) اس نتیجے پر پہنچی کہ حکومت کی طرف سے نقد امداد ترکی میں 1999ء کے زلزلے کے بعد کامیاب رہی تھی کیونکہ اس کی بدولت متاثرہ لوگ اپنی ضرورت کی اشیاء اور پناہ گاہیں خرید سکے، اپنی نفسیاتی فلاح بڑھا سکے۔ جس کے نتیجے میں وہ مادی امداد کے لیے **اپنی ضروریات کی ترجیحات متعین** کرسکے۔ گجرات میں 2001ء کے زلزلے کے بعد نقد امداد کی ضرورت ایک بالواسطہ طریقے سے ظاہر ہوئی کیونکہ گھرانے مکانوں کی تعمیر کے لیے ملنے والی نقد امداد کی پہلی قسط کو تعمیر کی بجائے خوراک اور دیگر ضروریات خریدنے کے لیے صرف کررہے تھے۔ کئی گھرانوں کے پاس دوسری قسط وصول کرنے کے لیے مکان کی تعمیر کا پہلا مرحلہ موجود ہی نہیں تھا۔

مقامی معیشتوں اور تجارت کی قوت بحال کرنے کی ضرورت ہے: کچھ صورتوں میں قرضے دینے کی مقامی منڈیاں تباہی سے دوچار نظر آئیں مثلاً مقامی دوکاندار قرضے فراہم نہیں کررہے تھے۔ (13) جنوبی ایشیاء کی دیہاتی آبادیوں میں رشتے اکثر غریب تر اور خوشحال لوگوں کے درمیان قرض کے رشتوں کے گرد گھومتے ہیں۔ سود زیادہ تر محنت کی شکل میں واپس کیا جاتا ہے۔ چھوٹے پیانے کی سرمایہ کاری اس بات کو یقینی بنانے کا ایک ذریعہ ہے کہ غریب تر گروہوں کی سرمائے تک رسائی ہوا اور ایسی صورت حال میں جہاں قرضے تک رسائی محدود رہے وہ استحصالی شرح سود پر قرضے لینے کے محتاج نہ ہوں۔

---

(12) مقالہ کیش اور واؤچر ایمرجنسیز کے لیے دیکھئے: http://www.odi.org.uk/hpg/Cash.vouchers.html.

(13) ذرائع معاش پر ایس سی ایف اے تخمینہ کو یہاں دیکھا جاسکتا ہے: http://earthquake05.un.org.pk/uploaddocuments/

(ج) زرعی اور قدرتی وسائل اساس

آفات کے بعد زرعی زمینوں کے نزدیک رہنا یا وہاں لوٹ آنا عام چلن ہے۔ زراعت کے لیے ہدفی امداد وہاں کارآمد ہوسکتی ہے جہاں کٹائی اور بیجائی بری طرح تہ و بالا ہوچکی ہو جیسا کہ پاکستان کا معاملہ ہے۔ سمندری طوفان مچ کے بعد آفات کی ہنگامی کمیٹی کو پتہ چلا کہ "فصل، مٹی، مکانات اور ذریعہ معاش کے بھاری نقصانات کے باوجود بیجوں، زرعی اخراجات اور چند مواقع/صورتوں میں نقدی کی فراہمی نے زراعت پیشہ خاندانوں کو اپنے لوگوں ہی میں رہنے میں مدد کی۔ اتنی زیادہ تنظیموں نے زرعی منصوبوں کی کفالت کی ہے کہ یہ ایک نمایاں اور فیصلہ کن قدم بن گیا ہے۔ اس پر غور کرنا چاہئے کہ نسبتاً زیادہ تہی دست گروپوں کو جو بے زمین ہیں زرعی امداد سے صرف مزدوری کے زیادہ مواقع اور بسر اوقات زندگی کے لیے ضروری خوراک کی امکانی طور پر سستی قیمتوں کے ذریعہ فائدہ ہوسکتا ہے۔

بیجوں اور آلات کی تقسیم ذریعہ معاش کو سہارا دینے کا امکان فراہم کرسکتی ہے اگر درج ذیل کو ذریعہ معاش پر مبنی وسیع تر ردعمل کے جزو کے طور پر شامل کیا جائے۔

- ☆ ممکنہ وصول کنندگان کے ساتھ ڈائیلاگ اور ضروریات کا محتاط تخمینہ
- ☆ زراعتی تسلسل میں فٹ ہونے کے لیے مناسب وقت
- ☆ بیج کی اقسام جو موزوں ہوں اور
- ☆ درکار تیکنیکی مہارت اور پیروی کا اہتمام (14)

جنوبی ایشیاء کے نادار ترین گھرانوں کی 15 تا 25 فیصد آمدنی خام قدرتی وسیلہ کے استعمال سے ہوتی ہے اور گھرانہ جس قدر غریب ہے اسی قدر اس کا انحصار ہے۔ (بیک Beck اور نسمتھ Nesmith 2001) خام قدرتی وسیلہ کا استعمال عام طور پر عورتوں کا کام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بحالی کے پروگراموں اور ضروریات کے تخمینوں میں اسے اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ادارۂ خوراک و زراعت/محکمہ زراعت مظفر آباد (2005 ص 6) لکھتے ہیں "اپنا معاش قائم رکھنے کے لیے لوگ جنگل پر بہت انحصار کرتے ہیں اور وہاں 30 سے زیادہ ایسی اقسام ہیں جو لوگوں کو تعمیراتی اور خنثی اور آلات و اوزار ہٹانے کے لیے لکڑی فراہم کرتی ہیں۔ مزید برآں جنگل سے لکڑی کے علاوہ اور کئی پیداوار ملتی ہیں جو وسیع تر مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں بشمول جانوروں کا چارہ جانوروں کے لیے بحالی اور انسانی استعمال کے لیے پھل اور پیپر پروگرام بنانے والے کو اطمینان کرلینا چاہئے کہ **پروگرام/مداخلت غریب ترین گھرانوں اور خاص طور پر عورتوں کے لیے کام قدرتی وسیلہ تک پہنچ کو تسلیم کرتی ہے اور اسے برقرار رکھتی ہے۔**

(د) مال مویشی

ذریعہ معاش کی حکمت عملیوں میں مال مویشیوں کی اہمیت کم نہیں سمجھنی چاہئے جیسا کہ سابقہ بحالی پروگراموں میں ہوا ہے۔ مثلاً موزمبیق میں 2000ء کے سیلابوں کے بعد ادارۂ خوراک و زراعت/محکمہ زراعت مظفر آباد (2005 P.5) لکھتا ہے "گھرانے میں بھینس کا خاص مقام ہے اور اس کی بڑی توجہ سے دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ عام طور پر عورتوں کے ذریعہ۔ بطلہ میں بھینس گھریلو استعمال اور فروخت کے لیے دودھ بچھڑے اور بالآخر گوشت فراہم کرتی ہے۔" مویشیوں کے سٹاک کو پورا کرنا بحالی کی کلیدی حکمت عملی ہوسکتی ہے۔ مکانوں کی تعمیر نو کے کام میں مال مویشی کے لیے محفوظ جگہ کی ضرورت کا خیال رکھنا پڑے گا تا کہ وہ موجودہ موسم سرما اور مستقبل کے کسی زلزلہ سے بچ سکیں۔ (ادارۂ خوراک و زراعت/محکمہ زراعت مظفر آباد 2005ء) موسمی ہنگاو/یعنی سردی کے موسم میں ڈھور۔ ڈنگر کے ساتھ زیریں چراگاہوں کی طرف عارضی ہجرت متاثرہ علاقوں میں عام ہے۔ خبر کے مطابق نقل مکانی کرنے والے گڈریئے اپنے گلوں کا نمایاں حصہ گنوا چکے ہیں۔ (اقوام متحدہ 2005) میدانی علاقہ میں کسانوں کے کھیتوں میں جاڑا گزارنے کے مروجہ نفیس نظام تہ و بالا ہو چکے ہیں اور احتیاط برتنی چاہئے کہ انتشار کی حالت میں اضافہ نہ ہو۔

قدرتی آفات کے بعد غریب عورتوں کی بحالی حکمت عملیوں کے لیے مرغیوں، بطخوں اور بکریوں جیسے مال مویشی کا انتظام و انصرام اور فروخت خاص طور پر اہم ہیں۔ غریب عورتوں کے معاش کا ایک عام طریقہ مال مویشی پالنے میں ساجھے داری ہے یعنی کسی خوشحال عورت سے ایک مادہ ادھار لے کر اس کی پرورش کرنا اور پھر پہلے بچے اور ماں کو واپس کردینا دوسرے بچے کو اپنے لیے رکھ لینا۔ تنظیموں کو اطمینان کرنا چاہئے کہ وہ غریبوں کے لیے ایسے نظاموں/طریق کار کی اہمیت سے آگاہ ہوں اور اسے تہ و بالا نہ کریں۔

---

(14) ضروریات کے تین تخمینی: یونیسیف 2005ء عالمی پروگرام برائے خوراک، ایشیائی ترقیاتی بینک، عالمی بینک، ادارہ خوراک و زراعت/محکمہ زراعت، مظفر آباد کو ذخیرہ کئے ہوئے بیجوں کا نقصان کا پتہ چلا تاہم اس کا لازمی مطلب یہ نہیں ہے کہ بیج کی مارکیٹیں کام نہیں کر رہی ہیں زرعی بحالی کی مزید جانکاری کے لیے دیکھئے۔
http://www.odi.org.uk/hpg/papers/agricultural.rehabilitation.pdf .

(ھ) باہمی تعاون/ امداد/ کفالت

متاثرہ لوگوں کے درمیان باہمی امدا اور حصہ داری آنے والے موسم سرما میں ان کے بچاؤ کے لیے اور طویل المیعاد بحالی کے لیے کلیدی ہوگی۔ بعد از آفت باہمی کفالت کی بہت ساری مثالیں ہیں اور تنظیموں کو اسی پر تعمیر کی کوشش کرنی چاہئے۔ بڑی قدرتی آفات کے فوراً بعد ایک ہی جگہ کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا ہے عدم مساوات کے پہلے سے موجود نقوش بحال ہو جاتے ہیں۔ عالمی خوراک پروگرام/ یونیسیف کا ضروریات کا تخمینہ (2005) خاص طور پر ذکر کرتا ہے کہ زلزلے سے پہلے اب 5 فیصد گھرانے زکوۃ پر انحصار کرتے تھے جو اب بڑھ کر 25 فیصد ہو گئے ہیں۔ تاہم بعد از زلزلہ کے دور میں غریبوں کی جانب سے خوشحال لوگوں کے ہاتھ مجبوراً زمین اور اثاثوں کی فروخت نظر آنے کا امکان بھی ہے جس میں بسا اوقات معمول سے کم تنخواہ پر آئندہ سخت مزدوری کے ذریعہ قرضوں کی ادائیگی شامل ہو سکتی ہے۔

(و) نقل مکانی/ ہجرت اور ترسیل زر

حصولِ معاش کے لیے گھرانے کے ایک یا زیادہ امکان کی نقل مکانی / ہجرت ذریعہ معاش کی ایک عام حکمت عملی ہے جو کسی قدرتی آفات کے بعد زیادہ اہمیت کی حامل ہو جائے۔ (ادارۂ خوراک وزراعت/ محکمہ زراعت مظفر آباد 2005) نے اندازہ لگایا ہے کہ متاثرہ آبادی کا 40 فیصد پاکستان کے کسی نہ کسی علاقہ سے ہجرت کر کے آئی ہے تاہم اصل ہیت اور تعداد کا علم نہیں ہے۔ ورلڈ بینک/ ایشین ڈیولپمنٹ بینک (2005) لکھتا ہے مزدوروں کی ہجرت کی وجہ سے عورت سربراہ گھرانوں کی تعداد خاصی زیادہ ہے۔ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے تقریباً 20 فیصد گھرانے ایسے ہیں۔ بحالی پروگرام کے لیے اس کے مضمرات یہ ہیں:

- ☆ اگر نقل مکانی کرنے والے ارکان روزگار تلاش نہیں کر سکتے تو وہ غریب تر گھرانے زیادہ زد پذیر ہو جائیں گے جو عارضی طور پر عورتوں کی سربراہی میں ہوں گے۔
- ☆ اور جب متاثرہ لوگ مانوس علاقوں سے دور ہو جاتے ہیں تو نقل مکانی بردہ فروشی سے متعلق تحفظ کے مسائل کھڑے کر دیتی ہے۔
- ☆ نقل مکانی کو اکثر معاشی فائدے کے طور پر دیکھا جاتا ہے لیکن یہ گھرانے کی طویل المیعاد فلاح و بہبود کے لیے تباہ کن ہو سکتی ہے اگر والدین میں سے ایک طویل عرصہ تک غیر حاضر رہے۔
- ☆ ترسیل زر روزی روزگار میں بڑھوتی کے لیے اہم ہو سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ تمام تر گھرانوں کو باہر سے پیسے آئیں۔ غریب تر گروپ اس سے محروم رہ سکتے ہیں۔

ادارے اور پالیسیاں

بڑی تباہیوں کے بعد حکومتیں تباہی سے نمٹنے کے بارے میں یا تو نئی پالیسیوں کو متعارف کراتی ہے اور یا انہیں وقت کے مطابق بناتی ہیں۔ تجربہ نے سکھایا ہے کہ کسی پالیسی کو تصور سے حقیقت کا روپ دھارنے میں دس سال تک لگ سکتے ہیں اور کسی حد تک اس کی وجہ سے آفات کے بارے میں طویل المیعاد منصوبہ بندی کی ذمہ داری قبول کرنے سے پس و پیش ہے۔ حکومتیں بنیادی طور پر منصوبہ بندی اور قومی ہم آہنگی کے مسائل میں دلچسپی رکھتی ہے اور وہ متاثرہ آبادی کی شرکت کو آسان بنانے اور روزگار کو سہارا دینے کی طرف مناسب توجہ نہیں دیتیں جبکہ آفات سے متعلق پالیسیوں میں زد پذیری کے بارے میں کچھ تفصیل شامل ہوتی ہے۔

سبق - اداروں کی بحالی

بڑی تباہیوں کے بعد حکومتیں پالیسی کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ نئے ''ادارہ ہائے آفات'' قائم کرنے کی طرف راغب ہوتی ہیں۔ پاکستان کے معاملہ میں ''اتھارٹی برائے تعمیر نو و بحالی زلزلہ زدگان'' (ای آر آر اے) ہے۔ جس کا مقصد امداد دینے والے بین الاقوامی اداروں، دیگر بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ ساتھ ملک کے حکام مجاز کے ساتھ فقط اتصال بنا ہے۔

گزشتہ تباہیوں سے حاصل ہونے والے اسباق عندیہ دیتے ہیں کہ بحالی کی کثیر الشعبہ خصوصیات کے پیش نظر ضروری ہے کہ تباہی کے بعد انتظام سنبھالنے والے نئے اداروں کو علاقائی وزارتوں اور اداروں کی تعمیر نو کی کاوشوں کو ہم آہنگ کرنے کا اختیار دو۔ (گلیرٹ اور کریمر 1999)۔ تجربہ نے ظاہر کیا ہے کہ امکان ہے علاقائی وزارتیں تباہی کے بعد انتظام سنبھالنے والے اداروں کو دے جائیں جیسا کہ بنگلہ دیش میں 1995 کے سیلابوں کے بعد اور موزمبیق میں 2000 کے سیلابوں کے بعد ہوا (بک 2005 وائلز 2005)۔ حکومتی صلاحیت اکثر دشوار ہوتی ہے قومی سطح کے ساتھ ساتھ ضلعی اور مقامی سطح پر سہارا دینے اور ہاتھ مضبوط کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ پہلے سے موجود مرکز گریزی بھی بہت سی خود مختار صوبائی یا مقامی انتظامیہ کے ساتھ کام کرنے کے چیلنج کو بڑھا سکتی ہے۔

(www.foo.org/sd/dim pe4/pe4 050201 em.htm)

اس امر پر بھی غور و فکر کرنا چاہئے کہ بحالی کی پالیسیاں جاری ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ کیسے مربوط ہونگی۔ اس سلسلہ میں معینہ مدتیں اکثر غیر حقیقت پسندانہ ثابت ہوتی ہیں۔ گجرات کے 2001 کے زلزلہ کے بعد عالمی بینک منصوبہ بندی کی دستاویز نوٹ کرتی ہے۔ بحالی کے لیے تین سال کی میعاد کے لیے دیئے گئے ہنگامی قرض قابل عمل ادارتی انتظام و انصرام پر عمل درآمد کرنے کے لیے ہمیشہ نا مناسب پائے گئے ہیں۔ (15)

یہ بریفنگ ٹونی بک نے لکھی تھی مورلیس ہرسن، جان مچل، ایان اوڈونل اور ڈیوڈپٹ کے لیے شکر گزار ہیں اور تبصرہ کے لیے مارگریٹ آرنلڈ، یاسمین، آئسن، سنتھیا برٹن، ایان کرسٹوپولوس، ٹام کارسیلز، ایان، ڈیوس، فرانسیوس، گرن والڈ، برونو ہانگبرٹ، پال ہاروے، پیٹر ریڈ، عابد شعبان، اینٹو نیلا ویتالی اور ویوین والڈن کے ممنون ہیں۔

ERRA-15 کو تین سال کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔

مفید ویب سائیٹیں

پاکستانی کوائف

☆ پاکستان ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ www.un.org.pk/nhdr

☆ پاورٹی ریڈیکشن سٹریٹجی پیپر

☆ http://siteresources.worldbank.org/PAKISTANEXTN/Resources/PRSP.p df

ضروریات کے تخمینے

☆ اقوام متحدہ

http://earthquake05.un.org.pk/uploaddocuments/601main-small.pdf

☆ عالمی بینک/اے ڈی بی

www.worldbak.org.pk/WBSITE/EXTERNAL/COUNTRIES/SOUTHASIAEXT/PAKIS TANEXTN/0,,co ntentMDK.20715886-menuPK:293057-pagePK:1497618-piPK:217854~theSI tePK:293052.00.html

ہم آہنگی

☆ ایچ آئی سی ریسورسز http://earthquake05.un.org.pk

☆ آئی او ایم ایمرجنسی شیلٹر کلسٹر www.iom.int/en/news/pakistanearthquake.shtml

☆ اقوام متحدہ ہائی کمیشن برائے مہاجرین www.unhcr.ch/cgi-bin/texis/vtx/country?iso=pak

کتابیات

اے ڈی بی (2005) ای آر ڈی پالیسی بریف۔ ہائی لائٹنگ پاورٹی اور ولنریبلٹی: دی 2005 ارتھ کوئیک ان پاکستان۔ منیلا: ایشین ڈویلپمنٹ بینک

اے آئی پی آر ڈی (2005) اسسمنٹ آف پرائمری ہیلتھ کیئر نیڈز ان دی ارتھ کوئیک افیکٹڈ ایریاز آف ... کینبرا: اے ایس اے آئی ڈی۔ آسٹریلیا انڈونیشیا پارٹنرشپ فار ری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ۔

اے ایل این اے پی (2002)، ہیومینٹیرین ایکشن: امپروونگ پرفارمنس تھرو امپرووڈ لرننگ، سالانہ ریویو 2002: اے ایل این اے پی۔

براکات۔ ایس (2003) ہیومینٹیرین پریکٹس نیٹ ورک، نیٹ ورک پیپر: ہاؤسنگ ری کنسٹرکشن آفٹر کنفلکٹ اینڈ ڈیزاسٹر۔ لندن: اوورسیز ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ، ہیومینٹیرین پریکٹس نیٹ ورک۔

باسعا، ایف اینڈ ایس باس (2004) دی رول آف لوکل انسٹیٹیوشن ان ریڈیوسنگ ولنریبلٹی ٹو ریکرنٹ نیچرل ڈیزاسٹرز اینڈ ان سسٹین ایبل لائیولی ہوڈز ڈویلپمنٹ۔ کنسولیڈیٹڈ رپورٹ آن کیس اسٹڈیز اینڈ ورکشاپ فائنڈنگز اینڈ ری کمنڈیشنز۔ روم: ایف اے او، رورل انسٹیٹیوشنز اینڈ پارٹی سپیشن سروس۔

بیک۔ ٹی اینڈ سی مصطفیٰ (2001) بلڈنگ آن پور پیپلز کیپیسٹیز۔ دی کیس آف کامن پراپرٹی ریسورسز ان انڈیا اینڈ ویسٹ افریقہ۔ ورلڈ ڈویلپمنٹ 29(1):113-119۔

بیک، ٹی (2005) لرننگ لیسنز فرام ڈیزاسٹر ریکوری: دی کیس آف بنگلہ دیش۔ واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بینک۔

بھٹ، ایم کے، پوفرا ماندس، ڈی معروف، کے لوئس، ایچ کیٹل (2005)، ریلیف ٹائم، ایوولوشن آف اے سی پی انٹرنیشنل سونامی ڈیزاسٹر پروگرامز۔ ایکشن ایڈ ... ایشیا ارتھ کوئیک اینڈ سونامیز۔ اے ایس آر ای 51

بھٹا چارجی، اے۔، رول، ... ، سی، ... ، جے، ایل کالونگ، ایس ایڈ والڈن، وی ایم (2005)۔ ملٹی ایجنسی ایوولوشن آف سونامی ریسپانس: انڈیا اینڈ سری لنکا: آئی ڈبلیو بی۔ سی اے آر ای انٹرنیشنل، آکسفام جی بی اینڈ ورلڈ ویژن انٹرنیشنل۔

سی ایچ ایف (2005) دی اکنامک امپیکٹ آف شیلٹر اسسٹنس ان پوسٹ ڈیزاسٹر سیٹنگز۔ سی ایچ ایف انٹرنیشنل۔

ڈی ای سی (2000) ڈی ای سی ... اپ آفٹر ... لیسن لرننگ سٹڈی فار دی ڈیزاسٹرز ایمرجنسی کمیٹی۔ جنوری 2000 ڈی ای سی۔

ڈی ایف آئی ڈی (2002) مینیجنگ ... فار ... پاورٹی ریڈکشن۔ لندن: ڈی ایف آئی ڈی

ایف اے او (2004) دی رول آف لوکل انسٹیٹیوشن ان ریڈیوسنگ ولنریبلٹی ٹو ریکرنٹ نیچرل ڈیزاسٹرز اینڈ ان سسٹین ایبل لائیولی ہوڈز ڈویلپمنٹ۔ روم: ایف اے او

فینگلر، ڈبلیو، بے کلارک، ایم سٹیفنس، اے احسان، اے سم، اے ریاض، ای ٹی اے ایل۔ (2005) بلڈنگ ... ۔ ڈھاکہ: ورلڈ بینک۔

فرٹز انسٹیٹیوٹ (2005) لیسنز فروم دی سونامی: ٹاپ لائن فائنڈنگ۔ سان فرانسیکو، فرٹز انسٹیٹیوٹ۔

گلبرٹ، آر (2001) ڈوئنگ مور فار دوز میڈ ہوم لیس بائے نیچرل ڈیزاسٹرز۔ واشنگٹن ڈی سی: دی ورلڈ بینک۔

گلبرٹ، آر اینڈ اے کریمر (1999) لرننگ فروم دی ورلڈ بینکس ایکسپیرئنس آف نیچرل ڈیزاسٹر ریلیٹڈ اسسٹینس۔ واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بینک، ڈیزاسٹر مینجمنٹ فیسیلیٹی ورکنگ پیپر سیریز 2۔

ہاروے، پاؤل (2005) ہیومینیٹیرین پالیسی گروپ ڈسکشن پیپر: کیش اینڈ واؤچرز ان ایمرجنسیز۔ لندن: اوورسیز ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ۔

آئی ایف آر سی (2005) ریویو آف پاسٹ ریکوری پروگرامنگ۔ (ان پبلشڈ۔ ان گوئنگ ریویو): انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس اینڈ ریڈ کریسنٹ سوسائٹی۔

مارکس، سی اینڈ اے ڈبلیو پی ڈیویڈ (2005) ریویو آف اے آئی ڈی ایم آئی ز ٹیمپوریری شیلٹر پروگرام ان سونامی۔ ایفیکٹیڈ ساؤتھ رن انڈیا۔ احمد آباد۔ آل انڈیا ڈیزاسٹر مٹی گیشن انسٹیٹیوٹ۔

ایم او اے / ایف اے او (2005) پوسٹ۔ ارتھ کوائک ریپڈ لائیولی ہوڈز اسسٹمنٹ۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر اورگنائزیشن آف دی یونائیٹڈ نیشنس اینڈ دی ڈیپارٹمنٹ آف ایگریکلچر، مظفر آباد۔

او ای ڈی (2005a) پروجیکٹ پرفارمنس اسسمنٹ رپورٹ۔ ترکی۔ ورلڈ بینک: او ای ڈی رپورٹ نمبر 32676-TR۔

او ای ڈی (2005b) پروجیکٹ پرفارمنس اسسمنٹ رپورٹ۔ انڈیا۔ ورلڈ بینک: او ای ڈی رپورٹ نمبر 32515۔

تونگ۔ جے (2004) گڈ پریکٹس ریویو: ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن: مٹی گیشن اینڈ پریپیرڈنس ان ڈویلپمنٹ اینڈ ایمرجنسی پروگرامنگ۔ لندن: اوورسیز ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ۔

یو این (2005a) پاکستان 2005 ارتھ کوائک: ارلی ریکوری فریم ورک وِد پری لیمنری کوسٹس آف پروپوسڈ انٹروینشنس۔ اسلام آباد: اقوام متحدہ سسٹم ان پاکستان اور حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان۔

یو این (2005b) سیکٹر رپورٹ: پاکستان 2005 ارتھ کوائک۔ اسلام آباد: اقوام متحدہ۔

یو این ڈی پی (2005) وِیر زمائی ہاؤس؟ امپروونگ کمیونیکیشن وِد بینیفشریز: این اینالائزز آف انفارمیشن فلو ٹو سونامی ایفیکٹڈ پاپولیشنس ان آچے پرونس۔ یو این ڈی پی۔

یو این ایچ سی آر (2005) رسک اسسمنٹ آف یو این ایچ سی آر سونامی ریلیف آپریشن ان سری لنکا۔ یو این ایچ سی آر۔

ڈبلیو ایف پی / یونیسیف (2005) ریپڈ ایمرجنسی فوڈ سیکورٹی اینڈ نیوٹریشن اسسمنٹ: پاکستان ارتھ کوائک۔ اکتوبر 2005 (میمو)۔

واٹکس، پی۔ کے سیلویسٹر ایل ند الگو (2005) لرننگ لیسن فروم ڈیزاسٹر ریکوری: دی کیس آف موزمبیق۔ واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بینک۔

وسنر، بی، پی بلیکی، ٹی کینن، آئی ڈیوس (2004) ایٹ رسک: نیچرل ہزرڈس، پیپلز ولنریبلیٹی اینڈ ڈیزاسٹرز (2nd edn) لندن اینڈ نیویارک: راؤٹلیج۔

ورلڈ بینک (2002) میمورنڈم اینڈ ریکومنڈیشن آف دی پریذیڈنٹ آف دی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن ٹو دی ایگزیکیٹو ڈائریکٹر آن اے پروپوسڈ کریڈٹ آف ایس ڈی آر 356.0 ملین (US$442.8) ایکویویلنٹ فار اے گجرات ارتھ کوائک ریکنسٹرکشن پروجیکٹ۔ واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بنک۔

ورلڈ بینک (2003a) گجرات، انڈیا: لیسنز لرنڈ فروم ریکوری ایفرٹس۔ ان پبلشڈ ورکنگ پیپر۔ واشنگٹن ڈی سی: ایڈ ہاک ایڈوائزری کمیٹی میٹنگ۔ 23-21 جولائی 2003، ورلڈ بینک۔

ورلڈ بینک (2003b) ترکی لیسنس لرنڈ فورم ریکوری ایفرٹس۔ ان پبلشڈ ورکنگ پیپر۔ واشنگٹن ڈی سی: ایڈ ہاک ایڈوائزری کمیٹی میٹنگ، 23-21 جولائی 2003، ورلڈ بینک۔

ورلڈ بینک / ایشین ڈویلپمنٹ بینک (2005) پری لیمنری ڈیمیج اینڈ نیڈز اسسمنٹ۔ ورلڈ بینک۔

ورلڈ بینک (2005b) ری بلڈنگ آ بیٹر آچے اینڈ نیاس: اسٹاک ٹیکنگ آف دی ری کنسٹرکشن ایفرٹ۔ (اکتوبر 2005) واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بینک۔

ورلڈ فوڈ پروگرام (2005) ایوولوشن رپورٹس: ریئل۔ ٹائم ایوولوشن آف ڈبلیو ایف پیز ریسپونس ٹو دی انڈین اوشین سونامی۔ دسمبر 2004۔ جون 2005۔ روم۔ WFP/EB.2/2005/6-C